S	M	T	W	T	F	S
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30	31			

JAN 2018

"سیر تیسرے درویش کا خلاصہ"

ج نے بادشاہ آزاد بخت کے اصرار پر تیسرے درویش نے اپنا جو قصہ
بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ شہزادہ عجم کا ہے۔ اس کا باپ ایران کا بادشاہ
8 am
ہے۔ ایک روز شہزادہ پوری تیاری کے ساتھ اپنے مصاحبوں کے ہمراہ سیر کے لیے
9 am
نکلا اور ایک ایسی شاداب اور پُر بہار جگہ پر پہنچ گیا جہاں کی زمین حد نگاہ
10 am
تک پھولوں مزین سرخ نظر آ رہی تھی۔ اچانک اسے میدان میں سجا ہوا ایک
11 am
نہایت ہی خوبصورت کالا ہرن نظر آیا۔ شہزادے نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑا
Noon
دیا، لیکن جب وہ اسے پکڑ نہ سکا تو اس نے تیر چلا کر اس کا (ہرن کا) پاؤں
01 pm
زخمی کر ڈالا۔ ہرن لنگڑاتا ہوا پہاڑ پر چڑھا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اسی
02 pm
دوران اس کے کانوں میں برج کے اندر سے رونے کی آواز آئی۔ اس نے وہاں
03 pm
پہنچ کر دیکھا کہ وہ زخمی ہرن ایک بزرگ کے سامنے لیٹا ہے وہ بزرگ اس
04 pm
کی ران سے تیر نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور ظالم کو بددعائیں دیتا جاتا ہے کہ:
05 pm
"اے بچے! جس نے تجھے تیر مارا، میری آہ کا تیر اس کے کلیجے میں لگیو، وہ اپنی
جوانی سے پھل نہ پاوے، اور خدا اس کو میرا سا دکھیا بنا دے۔"
Eve
شہزادے کی معافی مانگنے پر اس بزرگ نے اسے معاف کر دیا اور کچھ
07 pm
کھانے پینے کے لیے بھی دیا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے شہزادے کو نیند آ گئی لیکن کچھ
Notes
دیر کے بعد اچانک رونے کی آواز سے اس کی نیند ٹوٹ گئی۔ دیکھا تو
وہاں کا منظر ہی بدلا ہوا ہے۔ ایک تخت بچھا ہے جس پر چودہ برس

ی ایک کمسن پری بیٹھی ہے۔ اور وہ بزرگ اپنا سر اُس کے پاؤں پر دھرے
بے اختیار رو رہا ہے اور ہوش و حواس کھو رہا ہے۔ شہزادہ اُس بزرگ
کا یہ احوال اور اُس نازنین کا حسن و جمال دیکھ کر مرجھا گیا اور غش کھا کر
گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو اُس نے بزرگ سے پوچھا کہ آخر کیا ماجرا ہے۔ شہزادے
کے اصرار پر اُس بزرگ نے بتایا کہ اُس کا نام نعمان سیاح ہے اور یہ بت
جزیرہ فرنگ کی شہزادی کا ہے جس پر وہ فدا ہے۔ مگر یہ شہزادی اپنے چچا زاد
شہزادے پر فدا ہے جسے شہزادی کے باپ نے اپنی قید میں رکھا ہے اور جسے وہ
شہزادی کی درخواست پر تلاش کرنے چل پڑا ہے۔ راستے میں اُسے ایک باغ نظر آیا
جہاں سخت پہرا تھا۔ لیکن محافظ کو سیاح شہزادے پر ترس آیا اور اُس نے اسے
اندر جانے کی اجازت دے دی۔ جہاں ایک قفس کے اندر یہ شہزادہ قید تھا۔
اس سے پہلے کہ سیاح اور شہزادے کے درمیان کچھ باتیں ہوتیں شہزادے کے ظالم
چچا کے فوجی وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے سیاح کو بری طرح زخمی کر ڈالا۔ مگر جان
میں رمق باقی تھی اُس نے دیکھا کہ شہزادے کے ظالم چچا نے شہزادی کو بلا کر
اُسے زبردستی شہزادے کے قتل پر آمادہ کیا۔ لیکن شہزادی نے اچانک ہاتھ
سے ننگی تلوار پھینک دی اور شہزادے کے گلے سے چمٹ گئی۔ بادشاہ یہ ماجرا
دیکھ کر غصے سے آگ بگولہ ہو گیا اس نے محل کو گویا ہلا کر دونوں کو جدا کروایا

اور شہزادے کو دوبارہ قفس میں مقید کروایا۔ مگر دوسرے وزیر نے آ کے مکر سے قفس میں مار ڈالا۔

سیاح نعمان بزرگ کی باتیں سن کر شہزادہ افرنگ کی شہزادی سے ملنے اس کے شہر تک جا پہنچا۔ وہاں مرحوم شہزادے کے کٹ کالی توسط سے شہزادہ عجمی کی ملاقات شہزادی سے ہوئی۔ شہزادی کے کہنے پر شہزادہ اسے وہاں سے لے کر چل پڑا۔ اتفاق سے دونوں راستہ بھول گئے۔ چلتے چلتے جب شہزادی تھک گئی تو شہزادے نے ایک مکان کا قفل توڑ ڈالا اور دونوں اس کے اندر داخل ہو گئے۔ جہاں وہ اس مکان کے مالک سپاہی بہزاد خان کی حفاظت میں چھ ماہ تک رہے۔ اس کے بعد شہزادے کی خواہش پر بہزاد خان دونوں کو ساتھ لے کر شہزادے کی سلطنت کو چلا۔ جب بادشاہ کو شہزادے کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ سپاہیوں کے ہمراہ ان کے استقبال کے لیے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ شہزادے نے بیتاب ہو کر گھوڑے کو دریا میں اتارا اور اس پار پہنچ گیا۔ شہزادے کے گھوڑے کو دیکھ شہزادی کی گھوڑی بھی دریا میں کود پڑی لیکن اچانک لگام کھینچنے کی وجہ سے وہ دریا میں ڈوب گئی۔ اس کے ساتھ شہزادی بھی غرق ہو گئی۔ بہزاد خان نے یہ حالت دیکھ کر شہزادی کو بچانے کے لیے

اپنا گھوڑا دریا میں اتار دیا لیکن وہ بھی بھنور میں آ گیا۔ بادشاہ نے دریا میں
مہا جال منگوا کر ڈلوایا لیکن کسی کا سراغ نہ ملا۔
شہزادی کے غم میں ایک رات شہزادہ بھی دریا میں اتر گیا تا کہ مر کر اپنے
محبوب سے مل پائے کہ اچانک اُسی سبز پوش سوار نے جس نے پہلے درویش
کو بشارت دی تھی، نمودار ہو کر (شہزادے) اس کا ہاتھ پکڑ اسے خودکشی
سے باز رکھتے ہوئے کہا کہ ملکہ اور بہزاد خان جیتے ہیں۔ ایک نہ ایک روز اُن
سے ملاقات ضرور ہوگی۔ یہ کہہ کر اُس نے شہزادے کو ملکِ روم کی طرف چلے جانے
کی ہدایت دی اور یہ بھی بتایا کہ جب وہ وہاں پہلے سے موجود درویش سے
ملے گا تو اپنی مراد کو پہنچے گا۔